قربانی صرف تین دن ہو سکتی ہے

۱۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ و فی بیتہ منہ شیء۔[1]

جو کوئی قربانی کرے اس کے پاس تیسری رات کے بعد گوشت باقی نہ رہے معلوم ہوا کہ قربانی صرف تین دن ہے اگر چار دن ہوتی تو رسول کائنات ﷺ تین دن کی بجائے چار کا ذکر فرماتے۔ یہ بات قابل غور ہے جب چوتھے دن قربانی کے گوشت کی ایک بوٹی بھی رکھنا منع تھا تو پورے کا پورا بکرا ذبح کر کے کھانا کیسے جائز ہو گا؟

یاد رہے کہ یہ حدیث شریف سولہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے لہٰذا ہم خوف طوالت سے صرف ان کے مبارک نام مع حوالہ جات درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[2]

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[3]

---

[1] (صحیح ابن حبان، ج۸، ص ۵۶۸، صحیح بخاری، ج ۲، ص ۸۳۵، صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۵۹، تیسیر الباری، ج۵، ص ۳۸۲)

[2] (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۸۳۵، صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۵۸، سنن دارمی، ج ۲، ص ۱۰۸، نسائی، ج ۲، ص ۱۸۴، ابن ماجہ، ص ۲۳۵، ترمذی، ج ۱، ص ۲۷۷، ابو داؤد، ج ۲، ص ۳۳، مؤطا مالک، ص ۲۹۷)

[3] (بخاری، ج ۲، ص ۸۳۵، صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۵۸، سنن دارمی، ج ۲، ص ۱۰۸، نسائی، ج ۲، ص ۱۸۴، ابن ماجہ، ص ۲۳۵ ترمذی، ج ۱، ص ۲۷۷، ابو داؤد، ج ۲، ص ۳۳، مؤطا مالک، ص ۲۹۷)

۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [4]

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [5]

۶۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ [6]

۷۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [7]

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم [8]

۹۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [9]

۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم [10]

۱۱۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ [11]

۱۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [12]

۱۳۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [13]

---

[4] (صحیح مسلم، ج۲، ص۱۵۸، مسند امام احمد، ج۳، ص۵۷، نسائی، ج۲، ص۱۸۴، مؤطا امام مالک، ص۲۹۸، صحیح ابن حبان، ج۸، ص۵۶۸)

[5] (مسند امام احمد، ج۳، ص۲۵۰)

[6] (مستدرک، ج۱، ص۳۷۵)

[7] (بخاری، ج۲، ص۸۳۵، جامع ترمذی، ج۱، ص۲۷۷، دارمی، ج۲، ص۱۰۷، مسلم، ج۲، ص۱۵۸، صحیح ابن حبان، ج۸، ص۵۶۷)

[8] (المعجم الکبیر طبرانی، ج۱۱، ص۲۵۴)

[9] (مسند امام احمد، ج۱، ص۱۶۶، مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۷)

[10] (مسند امام احمد، ج۳، ص۳۱۷، سنن دارمی، ج۲، ص۱۰۹، ابن ماجہ، ص۲۳۵، مسلم ج۲، ص۱۵۹)

[11] (المعجم الکبیر طبرانی، ج۲، ص۹۴، سنن دارمی، ج۲، ص۱۰۹، مسلم، ج۲، ص۱۵۹، ابو داؤد، ج۲، ص۳۳)

[12] (صحیح مسلم، ج۲، ص۱۵۹، نسائی، ج۲، ص۱۸۴)

[13] (مسند امام احمد، ج۴، ص۱۱۵، سنن کبریٰ، ج۹، ص۲۹۲)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم [14]

۱۵۔ حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [15]

۱۶۔ حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ [16]

قارئین کرام! ہم نے کتب احادیث سے سولہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس حدیث کو روایت کرنے کا ثبوت لکھ دیا ہے۔

۲۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسلک:

وہابیہ کے مستند عالم محمد عبید اللہ خان عفیف لکھتے ہیں کہ آپ کی پسندیدہ کتاب محلی ابن حزم میں ہے کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ ذی الحجہ تک قربانی ذبح کرنے کے جواز کے قائل تھے۔ [17]

مزید لکھا ہے کہ (منکرین حدیث کے جواب میں لکھا ہے):

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثانی نے زندگی بھر عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی نہیں کی تھی تو پھر وہ تین دن تک قربانی کے قائل کس لیے تھے۔ [18]

---

[14] (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۷)

[15] (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۳۳، سنن دارمی، ج ۲، ص ۱۰۸، سنن کبریٰ، ج ۹، ص ۲۹۲، ابن ماجہ، ص ۲۳۵)

[16] (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۵۸، موطا امام مالک، ص ۲۹۷)

[17] (محلی ابن حزم، ج ۷، ص ۲۷۸، فتاویٰ علمائے حدیث، ج ۱۳، ص ۳۳)

[18] (فتاویٰ علمائے حدیث، ج ۱۳، ص ۳۴)

اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

ایام قربانی کے بارے میں ہمارا مسلک وہ ہے جو خلفائے راشدین اور جمہور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے یعنی قربانی صرف تین دن ہے وہابیہ کے امام ابن حزم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف تین دن قربانی کی روایت نقل کی ہے۔[19]

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔[20]

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ عن علي بن أبي طالب قال : الأيام المعدودات ثلاثة أيام : يوم الأضحى ويومان بعده۔[21]

اس روایت کو وہابیہ کے امام ابن حزم نے محلی، ج۷، ص۳۷۷ اور وہابیہ کے مجتہد قاضی شوکانی نے تفسیر فتح القدیر، ج۱، ص۲۰۶ پر بھی نقل کیا ہے۔

۲۔عَنْ زِرٍّ, وَنَافِعٍ, قَالَ زِرٌّ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ, وَقَالَ نَافِعٌ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ, ثُمَّ اتَّفَقَ عَلِيٌّ, وَابْنُ عُمَرَ, قَالاَ جَمِيعًا: الأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ۔[22]

حضرت علی سے زر نے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس بات میں اتفاق روایت کیا کہ ایام معدودات سے مراد دس ذوالحج اور دو دن اس کے بعد۔

---

19 (محلی ابن حزم، ج۷، ص۳۷۷)

20 (البنایہ شرح الھدایۃ، ج۴، ص۱۷۷)

21 (تفسیر درمنثور، ج۱، ص۲۳۴، طبع: ایران)

22 (محلی ابن حزم، ج۷، ص۲۲۰)

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ سے صرف تین دن قربانی کی روایت امام مالک نے بھی نقل کی ہے۔[23]

۴۔ امام بدر الدین عینی مختصر الکرخی کے حوالہ سے رقم طراز ہیں کہ:

عن عبد الله الأسدي عن علي رضي الله تعالى عنه أنه كان يقول أيام النحر ثلاثة۔[24]

عبد اللہ اسدی حضرت علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قربانی کے تین دن ہیں۔

۵۔ وہابیہ کے شیخ الحدیث الیاس اثری لکھتے ہیں کہ حافظ ابن کثیر نے حضرت علی متوفی ۴۰ھ کا مذہب نقل کیا ہے وہ یوم النحر کے دو دن بعد تک قربانی جائز تسلیم کرتے ہیں۔[25]

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث کی ایک روایت کی سند کے دو راویوں پر وہابیہ غیر مقلدین جرح کرتے ہیں ایک تو ابن ابی لیلیٰ اور دوسرا منہاج بن عمرو۔

اولاً تو ابن ابی لیلیٰ صحاح ستہ اربعہ سنن ترمذی، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ کا راوی ہے اور اس کی حدیث حسن درجہ کی ہوتی ہے۔

امام بخاری کے استاد احمد بن مونس اور ان کے استاد امام زائدہ فرماتے ہیں:

أفقه أهل الدنيا۔[26]

امام عجلی نے کہا کہ ابن ابی لیلیٰ فقیہہ، صاحب سنت، بے حد سچے اور جائز الحدیث تھے۔[27]

---

[23] (موطا امام مالک، ص ۲۹۹، طبع: ملتان)

[24] (عمدۃ القاری، ج ۲۱، ص ۱۴۷ تفسیر روح المعانی، ج ۱۷، ص ۱۴۵)

[25] (ایام قربانی، ص ۷، طبع: گوجرانوالہ)

[26] (میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۸۷، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۳۰۲)

[27] (میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۸۷، تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۰۲، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۶۲)

حضرت عطاء نے فرمایا کہ یہ مجھ سے بڑا عالم ہے۔[28]

امام ترمذی اس کی حدیث کو صحیح حسن کہتے ہیں۔[29]

امام دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔[30]

امام ہاشمی اس کی حدیث کو حسن کہتے ہیں۔[31]

وہابیہ کے ابن قیم نے اس کی سند کو صحیح کہا۔[32]

وہابیہ کے شوکانی نے مجمع الزوائد کے حوالے سے اس کا حسن الحدیث ہونا نقل کیا۔[33]

وہابیہ کے احمد شاکر بھی اس کی حدیث کا حسن ہونا مانتے ہیں۔[34]

۲۔ دوسرا راوی جو منہال بن عمر ہے تو یہ راوی صحاح کا ہے۔ جب اتنے جلیل القدر محدثین اس کی روایت لیتے ہیں تو پھر اعتراض کیسا؟

امام نسائی اور یحییٰ بن معین اس کو ثقہ کہتے ہیں، امام ابو الحسن القطان کہتے ہیں کہ جب امام عجلی اور ابن معین نے اس کی تعریف رد کر دی ہے تو پھر اعتراض کیسا؟۔[35]

---

[28] (میزان الاعتدال، ج۳، ص۸۸، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۶۲)
[29] (ترمذی، ج ۱، ص ۱۱۱)
[30] (دار قطنی، ج ۱، ص ۲۳۸)
[31] (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۳۸)
[32] (بدائع الفوائد، ج ۳، ص ۱۲۳)
[33] (تحفۃ الذاکرین، ص ۱۹)
[34] (شرح ترمذی، ج ۱، ص ۱۸۸)
[35] (تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۲۰)

لگے ہاتھوں آنے والے آثار پر جرح کا جواب لے لیجئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت کی ایک سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے، جس پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔

اولاً تو یہ صحاح اربعہ کا معتمد علیہ ہے۔

ثانیاً امام یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ اور عادل ہے۔ یزید بن ہارون نے کہا سب سے بڑھ کر حافظ ہے۔[36]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر میں راوی معاویہ بن صالح پر وہابیہ کو اعتراض ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ صحاح اربعہ کا راوی ہے۔

ثانیاً ابن معین اسے ثقہ کہتے ہیں، عجلی و نسائی بھی توثیق کرتے ہیں، ابن فراش نے کہا صدوق ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، امام بزار کیا نے ثقہ کہا۔[37]

ان دلائل سے حضرت علی المرتضیٰ کا مسلک ایام قربانی کے بارے میں واضح ہو گیا کہ قربانی صرف تین دن ہے، مگر دوسری طرف غیر مقلدین کے مؤقف چار دن قربانی کی روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند کے ساتھ دنیا کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے، نہ سند ضعیف سے نہ سند صحیح سے، تو پھر بے سند بات کس طرح قابل اعتماد ہو سکتی ہے؟

---

[36] (تہذیب، ج۴، ص ۲۱)

[37] (تہذیب التہذیب، ج۱۰، ص ۲۰۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عن نافع أن ابن عمر قال: الأضحی یومان بعد یوم الأضحی۔[38]

وہابیہ کے شیخ الحدیث الیاس اثری نے اس روایت کو سنداً صحیح و درست تسلیم کیا ہے۔[39]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

امام ترکمانی لکھتے ہیں کہ:

و ذکر الطحاوی فی احکام القرآن بسند جید عن ابن عباس قال الاضحی یومان بعد یوم النحر۔[40]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی روایت دوسری کتب میں بھی موجود ہے۔[41]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے چار دن کی ایک روایت بیہقی کے حوالے سے پیش کی جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام ترکمانی اس روایت کے راوی طلحہ بن عمرو حضرمی پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ طلحہ بن عمرو کو امام ابن معین، دار قطنی ابوزرعہ ضعیف کہتے ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کہ یہ شخص متروک ہے امام ذہبی نے اس کا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔[42]

وہابیہ کے امام ابن حزم نے طلحہ بن عمرو کو کذاب قرار دیا ہے۔[43]

---

38 (سنن کبریٰ، ج ۹، ص ۲۹۷ موطا امام مالک، ص ۲۹۹، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۲۹)

39 (ایام قربانی، ص ۳۹، ۴۰)

40 (الجواھر النقی، ج ۹، ص ۲۹۲، عمدۃ القاری، ج ۲۱، ص ۱۴۷)

41 (سنن الکبریٰ للبیھقی، ج ۹، ص ۲۹۷، ط: ملتان، احکام القرآن، ج ۳، ص ۳۲۳، وھابیہ کی محلی ابن حزم، ج ۷، ص ۲۷۷)

42 (الجواھر النقی، ج ۹، ص ۲۹۲)

43 (محلی، ج ۵، ص ۳۴۸)

ابن حزم کے نزدیک یہ روایت غلط ہے۔[44]

وہابیہ کے شیخ الحدیث الیاس اثری نے بھی اس روایت کو ضعیف تسلیم کیا ہے۔[45]

ایک راوی عبید اللہ بن موسیٰ بھی مذکورہ روایت بالا میں ہے جو ضعیف ہے۔[46]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن انس قال الاضحی یوم النحر و یومان بعدہ۔[47]

وہابیہ کے شیخ الحدیث اثری نے اس اثر کو سنداً صحیح درست مانا ہے۔[48]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: الأَضْحَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ۔[49]

اس اثر کو بھی وہابی اثری نے صحیح تسلیم کیا ہے۔[50]

---

44 (محلی، ج۷، ص ۴۴۳)

45 (ایام قربانی، ص ۲۱)

46 (تھذیب، ج۷، ص ۵۱)

47 (سنن کبریٰ، ج۹، ص ۲۹۷، محلی، ج۷، ص ۲۷۷)

48 (ایام قربانی، ص ۳۹، ۴۰، وھابی ابن حزم بھی اسے صحیح کھتے ھیں، محلی ج۷، ص ۲۷۷)

49 (محلی، ج۷، ص ۲۷۷)

50 (ایام قربانی، ص ۳۹، ۴۰)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن وھب نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی نقل کیا ہے کہ قربانی صرف تین دن ہے۔[51]

آئمہ اور فقہاء کا اجماع

اصول حدیث میں ہے کہ جو چیز قیاس سے نہ کہی جائے صحابی خبر دیں تو وہ حکماً مرفوع ہے۔

۱۔ امام ترکمانی لکھتے ہیں کہ:

قال الطحاوی فی احکام القرآن لم یرو عن احد من الصحابة خلافهم فتعین اتباعهم اذ لا یوجد ذلک الا توفیقا۔[52]

امام طحاوی نے احکام القرآن میں فرمایا کہ کسی بھی صحابی سے ان کے خلاف منقول نہیں ہے لہٰذا ان کی اتباع متعین ہو گئی کیوں کہ ایسی بات صرف توقیفی ہوتی ہے یعنی حضور ﷺ سے سن کر بیان کی گئی ہے۔

۲۔ حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابراھیم نخعی اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مذہب نقل کرتے ہیں۔[53]

حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے یہی نقل کیا ہے۔[54]

---

[51] (عمدۃ القاری، ج ۲۱، ص ۱۴۷)
[52] (الجوھر النقی، ج ۹، ص ۲۹۷)
[53] (کتاب الآثار، ص ۱۳۵، طبع: ملتان)
[54] (کتاب الآثار، ص ۶۱، طبع: کراچی)

تمام احناف کا یہی مسلک ہے۔[55]

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی مسلک ہے۔[56]

امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مسلک ہے کہ قربانی صرف تین دن ہے۔[57]

امام نووی نے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت انس، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مسلک نقل کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔[58]

امام نووی کے حوالہ سے وہابی قاضی شوکانی نے یہی نقل کیا ہے۔[59]

امام ترکمانی لکھتے ہیں کہ:

و فی نوادر الفقهاء الابن بنت نعیم اجمع الفقهاء ان التضحیة فی الیوم الثالث عشر غیر جائزة۔[60]

ابن بنت نعیم کے نوادر الفقہاء میں ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ تیرہویں ذوالحج کو قربانی جائز نہیں۔ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن نے بھی آئمہ ثلاثہ کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔[61]

---

55 (المبسوط، ج ۱۲، ص ۹)
56 (الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۷، اکمال المعلم، ج ۵، ص ۲۹۱)
57 (المغنی، ج ۱۱، ص ۱۱۴)
58 (شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۵۲)
59 (نیل الاوطار، ج ۵، ص ۱۳۳)
60 (الجوهر النقی، ج ۹، ص ۲۹۷)
61 (مسک التحتام، ج ۴، ص ۱۳۵)

اکابرین وہابیہ کی گواہی

وہابیہ کے محدث عبید اللہ مبارک پوری لکھتے ہیں کہ:

وروي هذا عن علي وعمر وابن عباس وأبي هريرة وأنس، كما في المحلى وحكى ابن القيم وابن قدامة عن أحمد أنه قال: هو قول غير واحد من أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وذكره الأثرم عن ابن عباس۔[62]

اس بات (کہ قربانی صرف تین دن ہے) کو حضرت علی، حضرت عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا گیا جیسا کہ محلی میں ہے۔[63]

ابن قیم اور ابن قدامہ امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے۔

محدث اثرم نے ابن عباس سے یہی ذکر کیا ہے۔

تقریباً یہی عبارت وہابی قاضی شوکانی نے بھی نقل کی ہے۔[64]

---

[62] (مرعاۃ المفاتیح، ج۳، ص۳۶۴، طبع: انڈیا)

[63] (ج۷، ص۲۷۷)

[64] (نیل الاوطار، ج۵، ص۱۳۳)

عبد الرحمن مبارکپوری

قربانی کے گوشت کے تین دن تک رکھنے والی حدیث کی شرح وہابیہ کے محدث عبد الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ:

قال القاضي عياض يحتمل أن يكون ابتداء الثلاث من يوم ذبح الأضحية وإن ذبحت بعد يوم النحر ويحتمل أن يكون من يوم النحر وإن تأخر الذبح عنه قال وهذا أظهر ورجح بن القيم الأول وهذا الخلاف لا يتعلق به فائدة إلا باعتبار الاحتجاج بذلك على أن يوم الرابع ليس من أيام الذبح كذا في النيل۔[65]

قاضی عیاض کہتے ہیں کہ تین دن کی ابتداء کے بارے میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ یہ قربانی کے دن سے شروع ہو اگرچہ قربانی دس ذوالحج کے بعد کرے دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ دس ذوالحج سے ابتداء ہو اگرچہ قربانی اس دن دے تاخیر کرے اور یہ زیادہ ظاہر ہے کہ ابن قیم نے پہلے احتمال کو ترجیح دی ہے مگر اس اختلاف کا کوئی فائدہ نہیں مگر یہ کہ اس حدیث سے یہ دلیل پکڑی جائے کہ چوتھا دن قربانی کے دنوں سے نہیں ہے، جیسا کہ نیل الاوطار میں ہے۔

یاد رہے کہ یہ نیل الاوطار وہابیہ کے مجتہد قاضی شوکانی کی کتاب ہے مبارکپوری صاحب نے جو نیل الاوطار کی طرف اشارہ کیا ہے وہ عبارت نیل الاوطار ج۵، ص۱۳۴ پر موجود ہے۔

---

[65] (تحفۃ الاحوذی، ج۲، ص۳۶۰، طبع: ملتان)

وہابیہ کے شیخ الحدیث ابو البرکات

وہابیہ کے احسان الٰہی ظہیر کے استاد مولوی ابو البرکات سے اس بارے میں سوال ہوا۔ سوال و جواب دونوں ہی ہدیہ قارعین ہیں پھر مختصر تبصرہ فقیر کرے گا۔

سوال: ایک آدمی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر قربانی چوتھے دن کرتا ہے۔

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔

تو کیا وہ اجر عظیم کا مستحق ہو گا یا نہیں وضاحت فرمائیں۔

جواب: اس آدمی کا عمل نبی ﷺ کے عمل کے خلاف ہے اس کو تھوڑا اجر ملے گا، کیوں کہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی ہے، اگر تیسرے دن بھی (قربانی مراد وسائل) مہیا نہیں ہو سکی تو پھر عید کے چوتھے دن کے بعد صرف جائز ہے سنت نہیں ہے، لہٰذا مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات ہی غلط ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی لہٰذا یہ آپ ﷺ کی سنت نہیں اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے، جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔[66]

قارئین کرام غور کیجیئے کہ آج وہابیہ کا یہ شور و غل بلکہ کئی مقامات پر ضد کے جذبہ کے تحت چوتھے دن قربانی پر عمل سنت رسول ﷺ کے خلاف سازش نہیں تو کیا ہے؟

دوسری بات جو فتویٰ مذکور میں قابل غور ہے کہ چوتھے دن کی قربانی خلاف سنت بھی ہے مگر اجر بھی ملے گا۔ انصاف سے کہیئے کہ وہابیہ کا حضور سرور عالم ﷺ کی سنت و حدیث سے پیار ہے یا بغاوت؟ احباب اہل سنت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کسی بھی صحابی سے چوتھے دن کی قربانی کی

---

[66] (فتاویٰ برکاتیہ، ج ۲۵۰، ص ۲۷۹، طبع: گوجرانوالہ)

روایت ثابت نہیں ہے اور وہابیہ قیامت کی صبح تک کسی صحابی سے سند صحیح سے یہ ہر گز ثابت نہیں کر سکتے تو پھر بے سند اقوال سے یہ مسئلہ ثابت کرنا توان کی جہالت وحماقت ہے۔

(مسائل قربانی اور غیر مقلدین، ص۲۶ تا۳۵)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اور نگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi